مسدس بی بی سیدہ زینبؑ

کمالِ خلقتِ پروردگار ہے زینبؑ
نبیؐ کا مان علیؑ کا وقار ہے زینبؑ
جلالِ رب کی اِک آئینہ دار ہے زینبؑ
کلام کرتی ہوئی ذوالفقار ہے زینبؑ
جو جانِ کون و مکاں ہے یہ اُس کی بیٹی ہے
جو اپنے باپ کی ماں ہے یہ اُس کی بیٹی ہے

نشانِ کفر ابھرنے نہیں دیا اِس نے
خدا کا دین بکھرنے نہیں دیا اِس نے
لہو کا رنگ اترنے نہیں دیا اِس نے
کسی شہید کو مرنے نہیں دیا اِس نے
خدا کے دین کی سب زیب و زین لگنے لگی
یہ کربلا سے جو نکلی حسینؑ لگنے لگی

علیؑ ولی سا ہی پایا خدا نے زینبؑ کو
بتولؑ جیسا سجایا خدا نے زینبؑ کو
جلو میں اپنی چلایا خدا نے زینبؑ کو
یہ سوچ کر ہی بنایا خدا نے زینبؑ کو
علیؑ کے خواب کی تعبیر ہو تو ایسی ہو
حسینؑ کی کوئی ہمشیر ہو تو ایسی ہو

اِسی نے رحمتِ رحمٰن کو بچایا ہے
اِسی نے عصر کے امکان کو بچایا ہے
اِسی نے عظمتِ انسان کو بچایا ہے
اِسی نے بولتے قرآن کو بچایا ہے
نہ ہوتیں آپ تو یہ دیں بدل گیا ہوتا
لپکتے شعلوں میں اسلام جل گیا ہوتا

علیؑ جو شانِ ادب ہے یہ اُس کی زینت ہے
علیؑ جو فخرِ عرب ہے یہ اُس کی زینت ہے
علیؑ جو اعلیٰ نسب ہے یہ اُس کی زینت ہے
علیؑ جو زینتِ رب ہے یہ اُس کی زینت ہے
برائے دین یہ ایمان بن کے اتری ہے
علیؑ ولی پہ یہ قرآن بن کے اتری ہے

اِسی نے لاشہ کی پامال بیعت کا
ہر ایک ذہن سے کھرچا خیال بیعت کا
کچھ ایسا کردیا زینبؑ نے حال بیعت کا
نہ ہوگا حشر تلک اب سوال بیعت کا
بس ایک وار میں ربطِ حیات کاٹ دیا
طلب جو کرتا تھا بیعت وہ ہاتھ کاٹ دیا

اِسی کے دم سے سرِ شام ہر اجالا ہے
اِسی کے عظم نے اسلام کو سنبھالا ہے
ہر اعتبار سے جو معتبر حوالہ ہے
اِسی نے گود میں اُس کربلا کو پالا ہے
علیؑ کے لہجے میں جب یہ کلام کرتی ہے
تو اِس کو نہجِ بلاغہ سلام کرتی ہے

اِسی نے پیروں تلے تخت و تاج کو روندا
اِسی نے کفر کے رائج رِواج کو روندا
خلافِ دین تھا جو اُس سماج کو روندا
ثقیفہ والے یزیدی مزاج کو روندا
ہر ایک در کا سوالی بنا دیا اِس نے
یزید نام کو گالی بنا دیا اِس نے

قدیر ذات کی قدرت نے بھی سلامی دی
اِسی کو غازیؑ کی ہیبت نے بھی سلامی دی
اِسے حسینؑ کی جرات نے بھی سلامی دی
اِسے علیؑ کی شجاعت نے بھی سلامی دی
سروں سے زعمِ خلافت اتارنے والی
یہ ہے یزید کو گھر جا کے مارنے والی

دیا ہے دین کو اِس نے دوام خطبوں سے
کلامِ رب کو کیا اِس نے عام خطبوں سے
اجل کا کام لیا بے نیام خطبوں سے
الٹ کے رکھ دیا دربارِ شام خطبوں سے
دلِ حسینؑ کا عکاس بن کے بولی ہے
علیؑ کے لہجے میں عباسؑ بن کے بولی ہے

کیا جو کام لعیں کا تمام تو یہ کھلا
لیا شہیدوں کا جب انتقام تو یہ کھلا
اتر کے آیا فلک سے سلام تو یہ کھلا
جو بعدِ عصر ہوئی بے نیام تو یہ کھلا
سوادِ شب میں سحر کا پیام ہے زینبؑ
علیؑ کی تیغ کا ہی ایک نام ہے زینبؑ

رواں جو سینے میں دم، دم بہ دم ہے نورِ علی
کھلا ہوا جو سروں پر علم ہے نورِ علی
ہمارے پاس جو یہ فصلِ غم ہے نورِ علی
یہ شہزادی کا ہم پر کرم ہے نورِ علی
یہ آج تک جو عزائے حسینؑ جاری ہے
دلِ یزید پہ زینبؑ کا خوف طاری ہے